OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v3.01(22)u14.179-191

سیرت نگاری کے بنیادی مآخذ، اصول اور ان کا کتب سیرت میں استعمال کا تحقیقی جائزہ

A research review of the basic sources, principles and their use in Sira's books

Mulazim Khan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University D.I. Khan.
Email: mulazimkhan99@gmail.com

Muhammad Mahmood Raza
PhD Scholar, Department of Islamic Studies and Arabic, Gomal University D.I. Khan.
Email: mahmoodraza249@gmail.com

Dr. Salahddin
Department of Islamic Studies& Arabic, Gomal University D I Khan.
Email: rabbani03018@gmail.com

Received on: 16-01-2022 Accepted on: 18-02-2022

Abstract

The Sira of Hazrat Muhammad (PBUH) has had a profound effect on humanity which has become a global art form that is interpreted as "The Sira and Sira Nigari". This is an important topic of present Era that is discussed by Muslims and non-Muslims in their Books, especially Orientalists, all make it the subject of their discussion. Some have made it the subject of their research in view of love, affection and devotion, whether they belonged to the forerunners or to the laters ones. From the era of Prophet Muhammad (PBUH) to the present day, the art of biography has gone through many stages which has led to diversity in its principles and sources. Nowadays, it is important for a biographer to know the principles and sources of Sira, Sira Nigari and use of them in Sira's books. Some of them have been discussed in this aricle.

Keywords: biographer, Prophet Sira. Sira Nigari. Forerunners, later, principles and basic sources of Sira etc…

سرور کائنات ﷺ کی سیرت نے انسانیت پر جو اثرات مرتب فرمائے ہیں۔اس نے عالمی سطح پر ایک فن کی شکل اختیار کرلی ہے جسے سیرت نگاری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سیرت اور سیرت نگاری عصر حاضر کا ایک اہم موضوع ہے جسے مسلم اور غیر مسلم خصوصاً مستشرقین سب ہی اپنی بحث کا موضوع سخن بناتے ہیں۔ بعض نے اسے محبت، الفت اور عقیدت کے پیش نظر اپنی تحقیقات کا موضوع بنایا ہے، چاہے ان کا تعلق متقدمین سے تھا اور چاہے متاخرین سے۔ آپ ﷺ کے دور سے عصر حاضر تک فن سیرت نگاری کئی مراحل سے گزری ہے جس کی وجہ سے اس کے اصولوں اور ماخذ میں تنوع آیا ہے۔ آج کل جن ماٰخذ اور اصولوں کو ایک سیرت نگار کے لئے جاننا اور کتب سیرت میں ان کا استعمال

ضروری ہے۔ان میں سے چند ایک کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

علوم سیرت، سیرت نگاری کے لئے ایک ضروری امر ہے سیرت نگاری کے میدان میں اس بات کا تعین کرنا بے حد ضروری ہے کہ سیرت طیبہ کو کن ماخذ سے مرتب کیا جائے۔ سیرت نگاری کے لیے اہل علم نے جن باتوں کو ضروری قرار دیا ہے ان کے لئے درج ذیل ماخذ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ 1۔قرآن مجید 2۔کتب احادیث 3۔کتب مغازی و سیر 4۔کتب تاریخ 5۔کتب تفاسیر 6۔کتب اسماء الرجال 7۔کتب دلائل 8۔کتب آثار و اخبار 8۔معاصرانہ شاعری 9۔غیر مذاہب کی مقدس کتب۔

(1)قرآن مجید: جیسا کہ حضرت عائشہ کا فرمان" كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن [1]"(آپ ﷺ تو سراپا قرآن تھے) بعنوان **"سوانح عمری اور سیرت میں فرق"** گزر چکا ہے۔اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ (القم:4)آپ ﷺ سراپا خلق عظیم تھے اور خلق عملی سیرت کا دوسرا نام ہے۔اس لئے سیرت نبوی کے دائرہ کار میں صرف چند انسانی تاریخی واقعات ہی نہیں آئیں گے بلکہ پورا قرآن مجید سیرت میں آجائے گا۔قرآن مجید کی ساری کی ساری ہدایات آئیں گی، جس کو پیغمبر عربی ﷺ کی سیرت کی تھیوری کہنا بے جا نہ ہو گا جیسا کہ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

"لوح بھی تو، قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب "[2]

الکتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور یقیناً قرآن مجید سیرت رسول اللہ ﷺ کا بنیادی ماخذ ہے جس میں آپ ﷺ کی سیرت کو جا بجا بیان کیا گیا ہے۔قرآن پاک کی 114 سورتوں میں آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں۔آپ ﷺ کی ابتدائی زندگی، یتیمی، غربت، جوانی میں مالی فراغت، تلاش حق، بعثت، نزول وحی، دعوت تبلیغ کفار کی مخالفت۔اسلام کا فروغ، معراج، ہجرت مدینہ ، تحویل قبلہ، مشہور غزوات جن میں بدر، احد، احزاب، صلح حدیبیہ، تبوک، فتح مکہ اور غزوہ حنین شامل ہیں۔ نیز آپ ﷺ کی خاندانی زندگی اخلاق و عادات اور سیرت و کردار کے بارے میں مستند معلومات کا سرچشمہ قرآن مجید ہے۔[3]

اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کی سیرت کو قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان کیا ہے۔ حضور پاک ﷺ کی سیرت پر بہت سی آیات نازل ہوئیں۔ کیونکہ آپ ﷺ خاتم النبی تھے۔اس لئے آپ ﷺ تمام انبیاء سے سیرت کے اعتبار سے بھی بہت افضل تھے۔اور آپ ﷺ کی سیرت کو قیامت تک باقی رکھنا تھا۔اس لیے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی سیرت کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی سیرت کی حفاظت کو قرآن پاک کی حفاظت کے ساتھ خاص کر لیا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر :9)(بے شک قران مجید کو ہم نے نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔حفاظت کے اس شاہی فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت تا قیامت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس کے طفیل آپ ﷺ کی سیرت بھی قیامت تک باقی رہے گی۔

قرآن مجید میں سیرت مصطفیٰ پر عمل کرنے والوں کے اوصاف: اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو تمام انبیاءؑ میں ایک خاص مقام عطا فرمایا ہے

اور آپ ﷺ کی ذات عالیہ کو ایک مثالی نمونہ بنا کر پیش کیا ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے اہل علم کو آپ ﷺ کا تعارف اور اوصاف کمال بتلانے کا بندوبست فرمایا نیز ان حضرات کا ذکر فرمایا جنہوں نے آپ ﷺ کی سیرت کو عملی جامہ پہنایا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَه بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَه عَلَي الدِّيْنِ كُلِّه ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا،مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَه فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِه يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا(الفتح:28،29)

وہ اللہ تعالی ایسا ہے کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کو ہدایت دی اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ تعالی کافی ہے بطور گواہ کے۔ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔اور جو لوگ آپ ﷺ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں،اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدہ،اور وہ اللہ تعالی کے فضل اور رضامندی کی تلاش میں ہمیشہ مگن رہتے ہیں۔ان کے چہروں سے سجدہ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں،یہ ان کی ایسی نشانیاں ہیں جن کا ذکر تورات اور انجیل میں کیا گیا ہے۔(ان صحابہ کی مثال) مثل کھیتی کے ہے،جس نے اپنی کونپل نکالی ہو،پس اس کو مضبوط کیا۔پس وہ موٹی ہو گئی،جب اپنے تنا پر برابر کھڑا ہو گئی تاکہ کسان کو بھلی معلوم ہو اور کفار کو اس کے ساتھ غصہ دلایا جائے،یہ وعدہ ہے اللہ تعالی کا ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے۔ ان کے لئے بخشش ہے اور اجر عظیم ہے۔

اس آیت کے مفہوم کے مطابق اللہ تعالی نے حضور پاک ﷺ کو ہدایت یافتہ اور سچا دین دے کر مبعوث فرمایا ہے اور جو لوگ آپ ﷺ کی محبت میں بیٹھے ہیں یعنی کہ صحابہ کرام بھی آپ ﷺ کی محبت کی وجہ سے دشمنوں پر سخت ہیں۔کیونکہ جس قسم کی عادات کسی بھی لیڈر،حاکم اور سپہ سالار اور قائد کی ہوں گی اس کے کارکنوں کی بھی وہی عادات ہوں گی۔یہی وجہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کے اخلاق اتنے بلند تھے اور آپ ﷺ کی تعلیم اتنی اچھی تھی کہ آپ ﷺ کے ساتھی بھی چلتے پھرتے آپ ﷺ کی سیرت کا نمونہ تھے۔

قرآن مجید میں سیرت مصطفی کے اوصاف نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، حلال اور حرام کو الگ کرنا

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف :157)

جو لوگ ایسے رسول،نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جن کی صفت یہ ہے کہ وہ ان کو اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کیلئے حلال ٹھہراتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان لوگوں پر جو طوق اور بوجھ تھے،دور فرماتے پس لہذا جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان

کی مدد کرتے ہیں اور ان کے نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

اس آیت میں بھی آپ ﷺ کی سیرت کو بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں کیونکہ نیک بندوں کا یہ شعار رہا ہے کہ وہ اچھی باتوں کو پسند کرتے ہیں اور بری باتوں کے کرنے سے روکتے ہیں اس لیے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کے بارے میں یہی بات بیان فرمائی ہے۔

آپ ﷺ کا ہر قول و فعل وحی الٰہی ہے: آپ ﷺ کی سیرت طیبہ معیار حق ہے۔ کیونکہ آپ کی زبان مبارک سے نکلنے والا ہر لفظ اللہ کی مرضی اور مشیت سے نکلتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی سیرت کے مستند ذریعہ ہونے کے حوالے سے بھی قرآن پاک میں خصوصی ذکر کیا ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (النجم : 3،4) (اور وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں نہیں کرتے ہیں ان کا ارشاد وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہیں۔)

اس آیت میں بھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرتے تھے بلکہ جو کچھ اللہ تعالی چاہتا تھا وہ بیان فرماتے تھے۔ گویا کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اللہ کی عین مرضی اور خواہش کے عین مطابق تھی۔

افعال سیرت: تلاوت کلام الٰہی، تزکیہ نفس اور تعلیم کتاب و سنت: آپ ﷺ کی سیرت کو واضح طور پر قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ جس میں آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مقاصد مترشح ہو کر سامنے آجاتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی بعثت اللہ تعالی کا ایک عظیم احسان ہے، اور آپ ﷺ کے فرائض اور مشاغل خود اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کی بعثت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (آل عمران: 164) (اللہ تعالی نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان رسول بھیجا جو انہیں میں سے ہے۔ وہ انہیں اللہ تعالی کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے (یعنی ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے) اور وہ انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، وہ اس سے پہلے گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔)

آپ ﷺ کی ذات سراپا رحمت: اللہ کا ارشاد ہے: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (الانبیاء: 107) (ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔) اس آیت میں کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کو مبعوث فرمانے کا یہی مقصد تھا کیونکہ آپ ﷺ کی ذات گرامی ایک اعلیٰ نمونہ تھی جس سے لوگ رہنمائی حاصل کرتے تھے اور اور آج بھی حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا" (الاحزاب: 21) (تم لوگوں کیلئے رسول ﷺ کی زندگی عمدہ نمونہ ہے۔ (یہ بات خاص کر) اس بندے کے لئے ہے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضور ﷺ کے اسوۃ حسنہ کا ذکر کیا ہے کہ تمام لوگ حضور پاک ﷺ کی تقلید کریں

آپ ﷺ کی زندگی کی طرح زندگی گزاریں اور وہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان مکمل طور پر اطاعت رسول ﷺ کرے۔

آپ ﷺ کی اتباع و تقلید عذاب الٰہی سے نجات اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ----- (الحشر: 7)(اور رسول ﷺ تم کو جو کچھ دیں اس سے لے لیا کرو جس سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو۔) قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے جس سے آپ کی سیرت قرآن پاک کی روشنی میں واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور خوشخبری بھی سنادی- وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (الاحزاب:71) (جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔) اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور پاک ﷺ کے حکموں کے مطابق چلے گا وہ فلاح پائے گا کیونکہ نبی رحمت کے ہر کام میں فلاح و کامیابی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ (الانفال:20)(اے ایمان والوں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے منہ نہ موڑو اس حال میں تم سنتے ہو۔)

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے- وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النور:56) (اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔)

ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت کی جائے اس میں کامیابی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی اطاعت سے خوش ہوتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ مبلغ قرآن اور معلم ہی کی طرح آپ ﷺ کا ارشاد شارح قرآن ہونا بھی قرآن مجید ہی سے ظاہر ہے اور جب کسی نبی کے لیے قرآن پاک نے کھل کر کہہ دیا کہ لوگوں کیلئے ایک اسوہ حسنہ اور ایک بہترین نمونہ ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ ﷺ بہترین صفات کے مالک ہیں۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ قرآن ہی آپ ﷺ کی سیرت کا سب سے بنیادی ماخذ ہے۔ جس میں آپ ﷺ کی سیرت کے لازمی اور ضروری پہلوذکر کئے گئے ہیں۔

کتب احادیث: قرآن پاک کے بعد سیرت کا دوسرا بڑا ماخذ کتب احادیث نبوی ہیں، جن کے راویوں کی تعداد ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے اس ذخیرہ میں صحیح، قوی اور موضوع احادیث سب الگ الگ ہیں۔ محدثین نے بے حد تلاش، محنت، کاوش اور احتیاط کے بعد کتب مرتب کیں اور انہوں نے یوں سیرت رسول کا مثالی ریکارڈ محفوظ کیا جس کی دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ سر سید احمد خان اپنی کتاب خطبات احمدیہ میں لکھتے ہیں۔

"کسی مشہور محدث نے بجز ایک کے کوئی خاص کتاب آپ ﷺ کی زندگی کے حالات پر نہیں لکھی۔ تمام محدثین نے جن کی سعی اور کوشش کا دنیا پر بہت بڑا احسان ہے۔ اپنی اپنی کتابوں میں ان حدیثوں کو بیان کیا ہے جو حضور پاک ﷺ کی زندگی کے حالات سے متعلق ہیں پس وہی حدیث کی کتابیں ہین جن سے کم و بیش آنحضرت ﷺ کی زندگی کے حالات صحیح دریافت ہو سکتے ہیں جن کو معقول طرح سے ترتیب دینے سے اور صحیح کو غلط سے تمیز کرنے سے ایک معتبر تذکرہ آپ ﷺ کا جمع ہو سکتا ہے۔"[4]

محدث اور سیرت نگار کے لئے علم حدیث کے اعتبار سے علم اصول روایہ اور درایہ دونوں کا جاننا ضروری ہے۔

احادیث کی کتب میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، سنن نسائی، سنن ابو داؤد، ابن ماجہ، مؤطا امام مالک، مسند احمد، بیہقی، مستدرک حاکم اور دیگر کئی کتب شامل ہیں۔

کتب مغازی وسیر : حدیث کی کتابوں کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں ہیں جن کو سیر اور مغازی کہا جاتا ہے۔ سر سید احمد خان لکھتا ہے۔"ان حدیث کی کتابوں کے سوا جن کا ابھی ذکر ہوا اور بہت سی کتابیں ہیں جو خاص آنحضرت ﷺ کے حالات کے لئے لکھی گئی ہیں اور بعض ایسی ہیں جن میں ان کے سوا اور بھی حالات ہیں اور یہ تمام کتابیں عموماً کتب سیر کے نام سے موسوم ہیں اور جن میں سے کتب مفصلہ ذیل زیادہ مشہور ہیں۔ابن اسحاق، ابن ہشام، طبقات کبیر المشهور بواقدی، طبری، سیرت ہشامی (سیرت ابن ہشام)، ابوالفداء، مسعودی، مواہب لدنیہ ان کے سوا عربی اور فارسی میں اور بھی کتابیں ہیں جو انہی سے بنائی گئی ہیں۔ان کتابوں میں سے پہلی چار کتابیں بہت قدیم ہیں اور باقی بہت پچھلی۔"[5]

اور یہ سب کتابیں سیرت رسول اکرم ﷺ کے اہم ماخذ ہیں، جو ابتدائی دور کے بزرگوں نے مرتب کیں کہا جاتا ہے کہ کتب سیرت و مغازی کی تدوین کا باقاعدہ آغاز اگرچہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں ہوا۔ حضر عمر بن عبد العزیز نے مغازی کی طرف خاص توجہ دی اور عاصم بن عمر بن قتادہ کو مسجد دمشق میں مغازی و مناقب کا درس دینے کا حکم دیا اور ابن اسحاق نے تو اس فن میں اتنی شہرت حاصل کی کہ انہیں امام فن مغازی شمار کیا جانے لگا۔ مغازی کا مطلب اگرچہ جنگیں ہیں اور اصلاحی مفہوم میں بھی اس سے مراد جنگیں لی جاتی ہیں جن میں حضور پاک ﷺ نے خود شرکت کی۔ اصولی طور پر تو مغازی کو صرف حضور پاک ﷺ کے غزوات اور ان میں صحابہ کے تذکرے تک محدود رہنا چاہیے تھا، لیکن اس وسیع مفہوم میں اس اصطلاح کا اطلاق حضور ﷺ کی پوری حیات مبارکہ پر کیا جانے لگا۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ کی زندگی پر مشتمل کتابوں کو بھی مغازی کہا جاتا ہے۔[6]

کتب تاریخ: علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔"سیرت کے سلسلے سے الگ تاریخی تصنیفات ہیں، ان میں جو محدثانہ طریقہ پر لکھی گئی ہیں۔یعنی جن میں روایتیں بسند مذکور ہیں۔ان میں آنحضرت ﷺ کے حالات اور واقعات کا جو حصہ ہے، وہ بھی دراصل سیرت نبوی ﷺ ہے ان میں سب سے مقدم اور قابل استناد امام بخاری کی دونوں تاریخیں ہیں لیکن دونوں نہایت مختصر ہیں تاریخ صغیر چھپ گئی ہے، اس میں سیرت نبوی ﷺ کا حصہ کتاب کا دسواں حصہ بھی نہیں، یعنی صرف پندرہ صفحے ہیں اور ان میں بھی کوئی ترتیب نہیں، تاریخ کبیر البتہ بڑی ہے ۔.......... لیکن سوانح نبوی اس میں بہت ہیں اور جستہ جستہ واقعات بلا ترتیب مذکور ہیں۔ تاریخی سلسلے میں سب سے جامع اور مفصل کتاب امام طبری کی تاریخ کبیر ہے .... تمام مستند اور مفصل تاریخیں مثلاً تاریخ کامل، ابن اثیر، ابن خلدون، ابوالفداء وغیرہ تاریخ طبری ابن جریر سے ہی ماخوذ ہیں۔[7]

آنحضور ﷺ کی سیرت کا ایک اہم ماخذ قدما کی لکھی ہوئی اسلامی کتب تاریخ بھی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ سیرت کی کتابیں نہیں ہیں بلکہ اسلامی

دنیا کے حکمرانوں، اہم شخصیتوں اور مسلمان ممالک کے احوال و وقائع بیان کرنے کا ذریعہ ہیں۔ پس یہ کتابیں آنحضورﷺ کی مبارک زندگی اور کارناموں کو بھی اپنا موضوع بناتی ہیں۔ تاریخ کی اگر ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ تاریخ کی ان کتابوں میں کہیں آنحضور کے سوانح حیات مختصر اور کہیں تفصیلاً بیان ہوئے ہیں۔ ہماری قدیم کتب تاریخ میں اکثر روایات تو وہی ہیں جو مغازی اور حدیث و سیر کی مشہور کتابوں میں محفوظ ہیں۔ لیکن ابتدائی دور کی تاریخ کتابوں میں ایسی روایتیں بھی خاصی تعداد میں مل جاتی ہیں جو صرف انہی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کتب تاریخ، سیرت پاکﷺ کے ضروری منبع کی حیثیت رکھتی ہیں، تو اسلامی کتب میں متقدمین، متوسطین اور متاخرین نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ لیکن رسولﷺ کے حوالے سے صرف وہی کتابیں قابل ذکر ہیں جن میں اس مقدس ہستی کا بطور خاص تذکرہ کیا گیا ہے۔[8]

کتب تفاسیر : سیرت رسولﷺ کا ایک اور اہم ماخذ کتب تفاسیر ہیں جو قرآن مجید کے معانی و مطالب بیان کرنے کی وضاحت کیلئے قدماء نے تحریر کی ہیں۔ حضور اکرمﷺ کے حالات دریافت کرنے کا سب سے مستند ذریعہ کلام الٰہی ہے چنانچہ جب قرآن مجید کی تشریح کی جاتی ہے۔ تو سیرت رسول کی نسبت سے وہ مقالات زیادہ اہم ہو جاتے ہیں جہاں خدا تعالیٰ نے حضورﷺ کو مخاطب کیا ہے۔ یا ان کی زندگی کے مختلف واقعات کی طرف اجمالی اشارات کئے ہیں۔ یہ تفاسیر اس وقت بھی معلومات کا قیمتی خزانہ ثابت ہوتی ہیں جہاں یہ معلوم کرنا ہو کہ آیات قرآنی کے نزول کے اوقات اسباب اور مقامات کون کون سے ہیں؟ اور ان کا آنحضورﷺ کی ذات مبارک سے کیا تعلق تھا؟ اسی لیے تفاسیر سیرت النبیﷺ کا ایک اہم سرچشمہ قرار دی گئی ہیں۔[9]

کتب اسماء الرجال: سیرت رسول کا ایک اہم ماخذ کتب اسماء الرجال ہیں جو سینکڑوں کی تعداد میں محدثین اور مصنفین نے بڑی محنت اور کاوش کے بعد مرتب کیں۔ رسولﷺ کے حالات زندگی چونکہ صحابہ نے روایت کئے اور ان سے تابعین نے سنے اور محفوظ کئے اور ان سے آگے تبع تابعین نے سن کر محفوظ کئے اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا۔ بقول شبلی نعمانی: "یہ بھی تحقیق کیا جائے کہ جو اشخاص سلسلہ روایت میں آئے کون لوگ تھے؟ کیا مشاغل تھے؟ چال چلن کیسا تھا؟ حافظہ کیسا تھا؟ انہوں نے اپنی عمریں اسی کام میں صرف کر دیں۔ ایک ایک شہر میں گئے راویوں سے ملے ان کے متعلق ہر قسم کی خدمات بہم پہنچائیں۔ لوگ ان کے زمانے میں موجود نہ تھے ان کے دیکھنے والوں کے حالات دریافت کئے۔ ان تحقیقات کے ذریعے سے اسماء الرجال (بائیو گرافی) کا وہ عظیم الشان فن تیار ہو گیا جس کی بدولت آج کم از کم ایک لاکھ اشخاص کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں اور اگر ڈاکٹر اسپر نگر کے حسن ظن کا اعتبار کیا جائے تو یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔[10]

یہ حالات جن کتابوں میں جمع کئے گئے انہیں کتب اسماء الرجال کہا جاتا ہے یہ کتابیں اس لحاظ سے بڑی محفوظ ہیں کہ صحابہ کرام کے حالات اور کوائف ضبط کرتے وقت ضمناً آنحضرتﷺ کے حالات بھی ان میں محفوظ ہیں۔ صحابہ کرام نے آنحضورﷺ سے جو کچھ سیکھا آپﷺ کا جو بھی واقعہ ان کی نظر سے گزرا، وہ سب کچھ صحابہ کرام نے اپنے راویوں کے سامنے بیان کیا۔ یوں صحابہ کرام کے حالات سے بالواسطہ ہمیں آنحضرت کے واقعات اور تابعین کے تذکرے کے ساتھ ساتھ حضورﷺ کا بھی مختصراً تذکرہ مل جاتا ہے۔ سیرت رسول کے لئے کتب اسماء

الرجال کا یہ عظیم الشان فن انتہائی قابل قدر ہے۔ اسماء الرجال کی چند مشہور کتابیں یہ ہیں۔ رجال عقیلی، رجال احمد بن عبد العجلی (متوفی: 261ھ) رجال امام عبد الرحمان بن حاتم الرازی (متوفی: 327) رجال امام دار قطنی، کامل ابن عدی، علامہ یوسف مزی (یوسف بن الزکی)، حافظ ابن حجر کی کتاب " تہذیب التہذیب"، علامہ ذہبی کی کتاب میزان لاعتدال، تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب، لسان المیزان، تقریب التہذیب، تاریخ کبیر، تاریخ صغیر، ثقات ابن حبان، تذکرۃ الحفاظ علامہ ذہبی، مشتبہ النسبہ ذہبی، انساب سمعانی اور تہذیب الاسماء۔ (وغیرہ وغیرہ ہیں)[11]

کتب دلائل النبوۃ/ معجزات: دلائل دلیل کی جمع ہے، دلائل النبوہ کا مطلب ہے، ایسے دلائل جو نبی کی نبوۃ کی صداقت واثبات کے لئے اللہ تعالٰی کی طرف سے عطا کئے جاتے ہیں۔ یہی مفہوم معجزات کا ہے، یعنی ایسی دلیل جس کا جواب دینے سے مخالفین عاجز آ جائیں۔[12]

سیرت رسول کا ایک اور ماخذ کتب دلائل نبوت/ معجزات ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کے معجزات اور روحانی کارناموں کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کے اس پہلو کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر ﷺ کو معجزات سے نوازا تھا جیسا کہ پہلے انبیاء ؑ کو معجزات عطا فرمائے گئے تھے ایک سیرت نگار کے لئے معجزات کو جاننا بھی ضروری ہے۔ اور جن کتابوں میں معجزات کا ذکر کیا گیا ہے وہ سیرت کے کئی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں۔ چند اہل قلم حضرات نے معجزات سرور کائنات کو اپنی سیرت نگاری کا موضوع بنایا جیسا کہ علامہ سیوطی نے خصائص کبریٰ میں کئی معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔ کئی ابواب وفصول پر مشتمل عنوان ہذا کے تحت " ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عَلَيْهِ وَسلم" لکھے ہیں۔[13] علامہ کے علاوہ بھی کئی علماء نے باقاعدہ معجزات پر کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور معجزات کو نبوت کے دلائل قرار دیا ہے۔

کتب آثار واخبار/ تاریخ حرمین: اسلام میں ہر مذہب اور اہل مذہب کی عبادت گاہوں کی تعظیم واحترام کرنے کا کہا گیا ہے۔ جیسا کہ اقتباس ہذا سے پتا چلتا ہے۔ "مسلمان ہر مذہب کی عبادت گاہ کا احترام کرتے ہیں، لیکن اسلام میں تین مقامات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، مکۃ المکرمۃ، مدینۃ المنورۃ اور بیت المقدس۔ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ دوم (اول) رہا ہے اور معراج اور سیادۃ الانبیاء کا ذریعہ تھا اس حوالہ سے سیرت سے بھی تعلق ہے۔ مسلمان مؤرخین نے ان تینوں مقامات مقدسہ پر بہت سی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔"[14]

اقتباس بالا سے پتہ چلتا ہے کہ سیرت کا تاریخ حرمین اور مقامات مقدسہ سے گہرا تعلق قائم ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی زندگی مکہ اور مدینہ میں گزری ہے اور بیت المقدس سے تعلق بھی کچھ عرصہ رہا ہے۔ اس لئے ان مقامات کے حوالہ سے جو کتب تصنیف کی گئی ہیں وہ اس وقت تک نامکمل ہی رہتی ہیں جب تک ان کو سیرت سے ناجوڑا جائے۔ جب آپ ﷺ کا ذکر ہوگا تو کعبۃ اللہ، مدینہ منورۃ اور بیت المقدس کا ذکر بھی ہوگا۔

ڈاکٹر انور محمود خالد اپنی کتاب "اردو نثر میں سیرت رسول اللہ" میں لکھتے ہیں۔ "سیرت رسول ﷺ کا ایک اور ماخذ وہ کتابیں ہیں جو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے حالات واقعات کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں عام شہروں کے حالات کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کے حالات زندگی اوران کے مقامات نام ونشانیاں ہیں جن کا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق رہا ہے۔ کتب سیرت کے لیے آثار واخبار

کی یہ تصانیف پس منظر کا کام دیتی ہیں کیونکہ ان کے مصنفین نے مکہ اور مدینہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ان دونوں شہروں کے ماضی کو کریدا ہے۔ اور یوں ہمارے لئے تاریخی معلومات کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے اور جو کہیں اور نہیں ملتا۔ ان کتابوں کے مؤلفین کی محنت کی داد دینی چاہیے کہ انہوں نے ہزاروں سالوں پر یہاں محیط آباد ہونے والے قبائل کی تہذیبی وتمدنی زندگی کی تفصیلات ہمارے لئے فراہم کی ہیں اور ان کا رشتہ رسول اللہ ﷺ سے یوں قائم کیا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت ایک فطری عمل محسوس ہوتی ہے ان کتابوں کو اصل میں کتب مذہب میں جگہ ملنی چاہیے لیکن آنحضرت ﷺ کی سوانح کی فراہمی کے سلسلے میں ان کتابون کو منفرد حثییت حاصل ہے اس لئے انہیں علیحدہ عنوان کے تحت موضوع بحث بنایا گیا ہے۔[15]

معاصرانہ شاعری / دور رسالت کے عربی اشعار: محمد شکیل صدیقی اپنے مقالہ میں جن ماخذ سیرت کا ذکر کیا ہے۔ ان میں معاصرانہ شاعری کو بھی بطور ماخذ لکھتا ہے۔ "بلاشبہ مشرکین مکہ نے اپنے شعراء کی زبانوں سے رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی دعوت پر بد ترین حملے کئے، جس سے مسلمان اپنے شعراء کی زبانی تردید پر مجبور ہوئے، جیسے حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہما) اور دوسرے شعرائے اسلام ہیں۔ یہ سب اشعار کتب ادب میں درج ہیں اور سیرت کی وہ کتابیں جو بعد میں لکھی گئیں انہوں نے بھی ان اشعار کا بڑا حصہ نقل کیا ہے جن سے ہم اس ماحول کے متعلق بہت سے حقائق اخذ کر سکتے ہیں جس میں رسول ﷺ زندگی بسر کرتے تھے اور جس میں اسلام کی دعوت کا ارتقاء ہوا۔"[16]

اس سے پتہ چلتا ہے کہ عربی شاعری بھی سیرت محمد مصطفی کا ایک ماخذ ہے۔ جس کو مشہور مستشرق ولیم میور بھی تسلیم کرتا ہے۔ وہ اپنی کتاب کے لئے جن بڑے وسائل وذرائع کا ذکر کرتا ہے ان میں عرب شاعری کو بھی ایک چھوٹا ذریعہ لکھتا ہے۔

We have two main sources from which to draw materials for the life of Mohammad and rise of Islam _the Kuran and tradition. Two minor classes may be added, namely, contemporary documents and Arab poetry.[17]

ہم نے "دی لائف آف محمد اور دی رائز آف اسلام" کی تصنیف کے لئے دو بڑے ذرائع قرآن اور حدیث سے مواد لیا ہے۔ اس کے علاوہ دو (مائنر کلاسز) چھوٹے ذرائع بھی ہیں جن میں ہم عصر دستاویزی ریکارڈ اور اس وقت کی عرب شاعری ہے۔

اس اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ ولیم میور بھی عربی شاعری کو ماخذ سیرت قرار دیتا ہے۔ خصوصاً وہ شاعری جو آپ ﷺ کی ذات کے حوالے سے کی گئی ہے سر ولیم میور اگرچہ سیرت رسول ﷺ کے بنیادی ماخذ صرف دو ہی تسلیم کرتا ہے یعنی قرآن وحدیث۔ مزید وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس کے مرحلے میں دوسرا سرچشمہ اور بھی ہے یعنی ہم عصر دستاویزات اور عربی شاعری ان دونوں نچلے درجے کے ماخذ کے لیے بھی اہم احادیث کے ممنون احسان ہیں جن میں ان کا ایک بڑا حصہ محفوظ ہو گیا ہے۔

یا پھر ہمیں ان کتب سیرت ومغازی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جہاں جابجا ان سے استفادہ کیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ہم عصر شعراء میں حضور کے شفیق چچا حضرت ابو طالب، سبعہ معلقہ کے شعراء میں سے ایک شاعر اعشی، حضرت کعب بن زہیر۔ حضرت حسان بن ثابت،

حضرت عبداللہ بن رواحہ، عبداللہ بن زبیری، کعب بن مالک کے نام اہم ہیں۔ یوں تو ابو زید القرشی نے جمہرہ المفصل اعضی کا یہ قول نقل کیا ہے رسول ﷺ کے صحابہ میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے حضور کی شان میں شعر نہ کہا ہو اور اس کو موقع پر پڑھ نہ سنایا ہو اور اس کی تائید خلفا راشدین، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، اور حضرت علی کے کئے ہوئے ان تعزیتی اشعار سے ہوتی ہے جو مختلف کتابوں میں محفوظ ہیں اور ان اشعار سے بھی جو آنحضرت کے قریبی اعزاء حضرت عباس، حضرت فاطمہ زہرا، حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب سے منسوب ہیں۔ جن میں آنحضرت کے وصال پر اظہار غم کیا گیا ہے تاہم سیرت رسول ﷺ کے تائیدی حوالہ جات کے لیے جن شعراء کے کلام کی خصوصی اہمیت ہے ان کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔[18]

غیر مذاہب کی مقدس کتب: سیرت رسول ﷺ کا ایک اور ماخذ دیگر مذاہب کی مقدس کتابیں بھی ہیں۔ سیرت نگاری کے لیے ضروری ہے کہ موضوع کے متعلق جس مقدار میں کتابیں دستیاب ہوں ان کا بے لاگ مطالعہ کیا جائے اور ان سے صرف وہی واقعات اخذ کئے جائیں جو معیار تحقیق پر پورے اترتے ہوں اور جو رسول ﷺ کی ذات کے حوالے سے کسی بھی پہلو کی نشاندہی کرتے ہوں یا دلیل فراہم کرتے ہوں جن سیرت نگاروں نے سیرت طیبہ کے اصل منابع یعنی قرآن مجید، کتب احادیث سیرت و مغازی اور کتاب شمائل کے علاوہ غیر مذاہب کی کتابوں کو استعمال کیا ہے ان میں سر سید احمد خان اور قاضی سلیمان منصور پوری قابل ذکر ہیں۔ سر سید احمد خان نے خطبات احمدیہ کے دسویں خطبہ میں درج ذیل عنوانات کے تحت آپ ﷺ کی ان بشارتوں کو جنہیں تورات و انجیل میں ذکر کیا گیا ہے، لکھا ہے۔ (1) "آنحضرت ﷺ کے بشارات کے بیان میں جو توریت او انجیل میں مذکور ہیں۔ (2) بشارات حضرت محمد ﷺ تورات میں سے (3) بشارات حضرت محمد ﷺ انجیل میں سے۔[19] ان عنوانات میں عبرانی بائبل کے حوالے بھی اسی زبان کے حروف پیش کئے ہیں۔

قاضی سلیمان منصور پوری نے بھی رحمتہ اللعالمین "میں اس ماخذ کو استعمال کیا ہے ڈاکٹر محمد میاں صدیقی فرماتے ہیں۔ "مرجع و مصادر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قاضی نے صرف اسلامی علوم پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ غیر مذہب کی مقدس کتابوں کی ورق گردانی بھی کی ہے۔ اور یہودیوں عیسائیوں اور ہندوؤں کی کتابوں سے بھی مضبوط شواہد بہم پہنچا کر حضور اکرم کی عظمت پر صحیح مہر ثبت کر دی ہے۔"[20] نیز مولانا کاندھلوی کی کتاب "سیرت مصطفیٰ" میں بائبل سے 20 مقامات جن میں کئی کئی آیات بائبل شامل ہیں، لکھی ہیں۔ اس طرح سیرت ابن ہشام میں بھی ایک دو مقام پر اس ماخذ کا تذکرہ ملتا ہے۔ حافظ محمد رمضان اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ " قاضی عیاض اور پیر کرم شاہ کے مناہج سیرت نگاری کا تقابلی مطالعہ "میں لکھتے ہیں۔ "اس کی تائید سلیمان ندوی کے اس جملے سے بخوبی ہوتی ہے کہ مصنف مرحوم کو تورات اور انجیل پر مکمل عبور تھا۔ دور حاضر کے سیرت نگاروں میں طالب حسین اپالوی نے اپنی تصنیف " سیرت النبی انجیل مقدس کی روشنی میں " پیش کر کے سیرت نگاری میں بطور ماخذ غیر مذاہب کی مقدس کتب کی اہمیت کو مزید اجاگر کر دیا۔ چنانچہ درج بالا ماخذ سیرت کو اخذ کرنے کا مستند ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔"[21] ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اپنی کتاب "اصول سیرت نگاری" میں سیرت کے حوالہ سے تقریباً 25 اصول جن کو وہ مآخذ و مصادر کا نام دیتا ہے لکھتا ہے۔ ان میں سے اٹھارواں اصول بعنوان: کتب مذاہب مقدسہ ہیں[22]، لکھتا ہے جس میں وہ کتب مقدسہ سابقہ میں

سیرت کے حوالہ سے بحث کرتا ہے۔ یعنی اس کے نزدیک بھی کتب سابقہ میں سیرت کے حوالہ سے کافی مواد ملتا ہے۔

سیرت نگاری کے بنیادی اصول: رسول پاک ﷺ دنیا کی عظیم ہستی دوسرے انبیاء و بانیان مذاہب کے مقابلہ میں کہیں ممتاز اور نمایاں خصوصیت کی حامل ہے۔ مسلمانوں کو آپ ﷺ کی ذات گرامی سے گہری عقیدت اور انس و پیار ہے جس کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عظمت اور کارناموں کا ذکر کرکے آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو نوع انسانی کیلئے روشنی کا مینار ہے۔ آپ ﷺ کی ذات جس کاملیت اور جامعیت کی حامل ہے اس کے پیش نظر سیرت نگاری کا کام آسان نہیں، تاہم ماہرین نے اس کیلئے چند اصولوں کا لحاظ رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ (1) عربی زبان وادب پر عبور رکھنا۔ (2) بنیادی ماخذ سیرت سے واقفیت اور استفادہ (3) عقل و جذبات دونوں کی جلوہ گری کا اظہار (4) صاحب سیرت سے محبت اور عقیدت۔ (5) حسن بیان، حسن ترتیب اور حسن انتخاب کا انداز (6) شریک واقعہ ہو یا شریک واقعہ تک تمام راویوں کا نام باترتیب جانتا ہو۔ (7) علم اسماء الرجال سے واقفیت کا ہونا (8) تحقیق روایات میں قرآن سنت کی پیروی کرنا (9) محدثین کے اصول روایت اور درایت دونوں سے واقف ہونا۔ (10) حدیث کی شناخت کے اصولوں سے واقفیت کا ہونا (11) عصر نبوت اور ما قبل النبوۃ کے ماحول اور عہد کو جاننا۔ (12) ظہور اسلام کے وقت عقل و شعور اور تہذیب و تمدن کی سطح سے واقفیت۔ (13) معاصر نبویہ متمدن حکومتوں اور پڑوسی ریاستوں کا مطالعہ (14) اعتراضات، تعصب اور سیاسی مفادات سے پاک سیرت (15) مستشرقین کے اعتراضات سے واقفیت (16) قدیم مغربی ممالک میں سیرت اور تاریخ اسلام کے بارے میں نظریات سے آگاہی۔ (17) علمی اور تربیتی دعوت سے کتب سیرت کو مزین کرنا۔

خلاصۃ البحث:

اگر ہمارے آرٹیکل کا کی تلخیص کی جائے تو درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔ (1) اسلامی نقطعہ نظر سے سیرت کے واقعات کا پہلا مصدر قران مجید ہے۔ اگر اس میں بات نہ ملے تو دوسرا درجہ حدیث کی کتب ہیں اس کے بعد سیرت کی کتابوں کا نمبر آتا ہے۔ (2) سیرت پر جتنی کتب تصنیف کی گئی ہیں ان کی چھانٹ پھٹک ضروری ہے۔ (3) کتب حدیث کی روایات کتب سیرت سے اعلیٰ مقام رکھتی ہیں یعنی روایات سیرت کا وہ مقام و معیار نہیں ہوتا جو کہ روایات کتب حدیث کا ہوتا ہے مگر روایات سیرت کتب تاریخ سے اعلیٰ مقام کی حامل ہیں۔ (4) روایات میں اختلاف کی صورت میں حدیث کی کتب کو سیرت کی کتب پر اور کتب سیرت کو تاریخ کی کتب پر ترجیح حاصل ہے۔ (5) باعتبار سند ایک ہی درجہ کی روایت میں سے فقہاء رواۃ کو ترجیح دی جائے گی یعنی جس روایت کو روایت کرنے والا راوی فہم دین میں زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو گا اس کی روایت کو دوسرے راوی پر ترجیح حاصل ہو گی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود کی روایات کو ابوہریرہ کی روایت پر ترجیح دی جاتی ہے (رضوان اللہ علیہم اجمعین)۔ (6) سیرت کے واقعات میں اسباب علل کو تلاش کرنا انتہائی فائدہ مند ہے جیسا کہ یورپی مصنفین کرتے ہیں۔ (7) روایت کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ روایت کو پہلے اصول محدثین پر، پھر اصول سیرت نگاری پر اور پھر تاریخ نگاری پر پرکھا جائے۔ (8) روایات کی قبولیت اور عدم قبولیت میں خارجی اسباب کو بھی نظر انداز نہیں

کیا جا سکتا۔(9)جو روایات اصول درایت پر پوری نہیں اتریں گی ان کو قابل قبول تصور نہیں کیا جائے گا۔

حوالہ جات

---

1 (الف) البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن المغیرۃ، ابو عبد اللہ (المتوفی: 256ھ) خلق افعال العباد دار المعارف السعودیۃ—الریاض، سن اشاعت: ت ن، ج:1، ص:87۔(ب) الشیبانی، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد (المتوفی:241ھ) مسند الامام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ۔ھ-2001ء، ج:41، ص:148۔

(A) Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Al-Mughirah, Abu Abdullah (died: 256 AH) khalaq-u- af-a'al al-ebaad (The creation of the deeds of the servants,) Saudi House of Knowledge – Riyadh, Date: ND, v: 1, p.: 87. (B) Al-Shaibani, Abu Abdullah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal bin Hilal bin Asad (died: 241 AH) Musnad of Imam Ahmad bin Hanbal, Al-Risala Foundation. -2001 E, V: 41, Pg: 148

2 اقبال، کلیات اقبال اردو، ناشر: ڈاکٹر وحید قریشی، طابع: نقوش پریس لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، 1994، ص:8،437۔

Iqbal, Kaliyat Iqbal Urdu, Publisher: Dr. Waheed Qureshi, Type: Impressions Press Lahore, Iqbal Academy Pakistan, 1994, pp. 8,437.

3 انور محمود خالد ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول اللہ، اقبال اکیڈیمی، پاکستان، لاہور، 1989ء، ص:45۔

Dr. Anwar Mahmood Khalid, "Urdu Nasar Mien Sira Rasoolullah" (Sira Rasoolullah in Urdu Prose), Iqbal Academy, Pakistan, Lahore, 1989, p: 45.

4 سرسید احمد خان، سیرت النبی ﷺ المعروف خطبات احمدیہ فی العرب والسیرۃ المحمدیہ، دوست ایسوسی ایٹس ناشران وتاجران کتب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، سن اشاعت، ت ن۔ ص:44۔

Sir Syed Ahmad Khan, Sira-un-Nabi, known as Ahmadiyya sermons (Al-Khutbat Al-Ahmdiya) in the Arab world and Sira-ul-Muhammadiyah, Dost Associates: P:-44.

5 خطبات احمدیہ، ص:45۔

Also, Al-Khutbat Al-Ahmdiya, p: 45-

6 پانی پتی، مولانا محمد اسماعیل، مقالات سید، ناشر مجلس ترقی ادب لاہور، سن اشاعت، ت ن، ص:17۔

Panipati, Maulana Muhammad Ismail, Maqalat Syed, Publisher Majlis Taraqi Adab Lahore, Sun Ishaat, TN, p: 17.

7 شبلی، نعمانی (علامہ) اور ندوی، سید سلیمان۔ سیرۃ النبی ﷺ، (تصحیح شدہ ایڈیشن) ادارہ اسلامیات انار کلی، لاہور، جمادی الثانی 1423ھ— ستمبر 2002ء، ج:1، ص:47۔

Shibli, Noumani (Allama) and Nadvi, Syed Sulaiman.Seerat-al-nabi (SAW), (Biography of the Prophet (PBUH), (Revised and Corrected Edition) Institute of Islamic Studies, Anar Kali, Lahore, Jamadi al-Thani 1423 AH - September 2002, vol. 1, p. 47.

8 انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول اللہ، ص:137۔

Dr. Anwar Mahmood Khalid, "Urdu Nasar Mien Sira Rasoolullah", p: 137.

9 انور محمود خالد، ڈاکٹر۔ اردو نثر میں سیرت رسول اللہ، ص:158۔

Dr. Anwar Mahmood Khalid, "Urdu Nasar Mien Sira Rasoolullah", p: 158.

10 شبلی، سیرت النبی ﷺ، ج:1، ص:54۔

Shibli, Noumani, Seerat-al-nabi (SAW) vol. 1, p. 54

11 شبلی، سیرت النبی ﷺ، ج:1، ص:55۔

Shibli, Noumani, Seerat-al-nabi (SAW) vol. 1, p. 55

12 ثانی، پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین، اصول سیرت نگاری تعارف، مآخذ و مصادر، مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی، اپریل، 2003ء، ص:157۔

Thani, (Second), Prof. Dr. Salahuddin, Usool Sira Nigari, Ta'aruf, Ma'akhaz Wa Masadir (Principles of Biography Introduction, Sources and Resources), Maktab Yadgar Shaykh-ul-Islam Pakistan Allama Shabbir Ahmad Usmani, April, 2003, p: 157.

13 السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین (المتوفی:911ھ)، الخصائص الکبری، دارالکتب العلمیۃ—بیروت، سن اشاعت، ت ن، ج:1، ص:101۔

Al-Suyuti, Abd al-Rahman bin Abi Bakr, Jalal al-Din (died: 911 AH), al-Kasas al-Kubra, Dar al-Kutub al-'Ilmiyya - Beirut, Sun Ishaat, DN, V: 1, p.: 101.

14 ثانی، ڈاکٹر صلاح الدین, اصول سیرت نگاری، ص:244۔

Thani. Dr. Salahuddin, Usool Sira Nigari, Ta'aruf, Ma'akhaz Wa Masadir p: 244

15 انور خالد محمود، ڈاکٹر۔اردو نثر میں سیرت رسول اللہ، ص:179۔

Dr. Anwar Mahmood Khalid, "Urdu Nasar Mien Sira Rasoolullah", p: 179.

16 صدیقی، محمد شکیل، نگران: ڈاکٹر محمد صابر پروفیسر و سابق صدر شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی، سیرت نگاری کے رجحانات (1857تا 1978)۔ سیشن:2005۔ص:15

Siddiqui, Mohammad Shakeel, Supervisor: Dr. Mohammad Sabir, Professor and former President, Department of Islamic History, Karachi University, Trends in Biography (1857-1978). Session: 2005- p: 15.

17 ولیم میور، دی لائف آف محمد، جون گرانٹ 31 جارج bridge iv اڈمبرا، 1923، ص:xiv۔

William Muir, The Life of Muhammad, June Grant 31 George Bridge IV Adambra, 1923, p: xiv.

18 انور محمود خالد، ڈاکٹر۔اردو نثر میں سیرت رسول اللہ، ص:180۔

Dr. Anwar Mahmood Khalid, "Urdu Nasar Mien Sira Rasoolullah", p: 180

19 خطبات احمدیہ، ص:321، 315، 341۔

Al-Khutbat Al-Ahmdiya, p: 321,315,341.

20 صدیقی، میاں محمد، فکر و نظر، سیرت، شمارہ 12 تذکرہ ادریس کاندھلوی، مکتبہ عثمانیہ جامعہ اشرافیہ لاہور ج:30، ص:288۔

Siddiqui, Mian Muhammad, Fiqr-e-Nazar, Sira, No. 12 Tazkira Idrees Kandhalvi, Maktab Usmania Jamia Ashrafia Lahore vol. 30, p. 288.

21 رمضان، حافظ محمد رمضان، مقالہ نگار، نگران پروفیسر ڈاکٹر حافظ صلاح الدین، شعبہ علوم اسلامیہ گومل یونیورسٹی، قاضی عیاض اور پیر کرم شاہ کے مناہج سیرت نگاری کا تقابلی مطالعہ، سیشن:2008۔2010۔ص:14۔

Ramzan, Hafiz Muhammad Ramzan, (Thesis Writer), Professor Dr. Hafiz Salahuddin, (Thesis Supervisor), Department of Islamic Studies, Gomal University, Qazi Ayaz and Pir Karam Shah's Comparative Study of Minhaj Sira, Session: 2008-2010, p.14

22 ثانی، ڈاکٹر صلاح الدین، اصول سیرت نگاری، ص:342۔

Thani. Dr. Salahuddin, Usool Sira Nigari, Ta'aruf, Ma'akhaz Wa Masadir p: 342